



shariatkhuda.org

ضمیمہ 8g: نذیری اور منتوں کے قوانین – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔

یہ صفحہ اُس سلسلے کا حصہ ہے جو خدا کی اُن شریعتوں کا جائزہ لیتا ہے جن پر عمل صرف اُس وقت ممکن تھا جب یروشلم میں ہیکل موجود تھا۔

- ضمیمہ 8a: خدا کی وہ شریعتیں جن کے لیے ہیکل ضروری ہے۔
- ضمیمہ 8b: قربانیاں – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمہ 8c: بائبل تہوار – کیوں آج ان میں سے کسی پر بھی عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمہ 8d: طہارت کے قوانین – کیوں ہیکل کے بغیر ان پر عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمہ 8e: عشر اور پہلوٹھی پیداوار – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمہ 8f: عشائے ربانی – یسوع کی آخری شام دراصل فسخ تھی۔
- ضمیمہ 8g: نذیری اور منتوں کے قوانین – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔ (یہ صفحہ)
- ضمیمہ 8h: ہیکل سے متعلق جزوی اور علامتی فرمانبرداری۔
- ضمیمہ 8i: صلیب اور ہیکل۔

منتوں کے قوانین—جن میں نذیری منت بھی شامل ہے—یہ دکھاتے ہیں کہ تورات کے بعض احکام کس قدر گہرائی سے اُس ہیکل کے نظام پر منحصر تھے جسے خدا نے قائم کیا تھا۔ چونکہ ہیکل، قربان گاہ، اور لاوی کپہانت بٹا دی گئی ہیں، اس لیے آج ان منتوں کو مکمل کرنا ممکن نہیں۔ آج جو لوگ ان منتوں کی نقل کرنے یا انہیں ”روحانی“ شکل دینے کی کوشش کرتے ہیں—خصوصاً نذیری منت کے بارے میں—وہ فرمانبرداری نہیں بلکہ انسانی ایجاد ہے۔

شریعت بتاتی ہے کہ یہ منتیں کیا ہیں، کیسے شروع ہوتی ہیں، کیسے ختم ہوتی ہیں، اور خدا کے حضور کیسے پوری کی جاتی ہیں۔ ہیکل کے بغیر، تورات کی کوئی بھی منت اُس طرح پوری نہیں ہو سکتی جیسے خدا نے حکم دیا۔

منتوں کے بارے میں شریعت نے کیا حکم دیا

شریعت منتوں کو پوری سنجیدگی سے لیتی ہے۔ جب کوئی شخص خدا کے لیے منت مانتا، تو وہ منت ایک لازمی ذمہ داری بن جاتی تھی جسے بالکل ویسا ہی پورا کرنا تھا جیسا وعدہ کیا گیا ہو (گنتی ۱: ۳۰-۲؛ استثنا ۲۱: ۲۳-۲۳)۔ خدا نے خبردار کیا کہ منت کی ادائیگی میں تاخیر یا اسے پورا نہ کرنا گناہ ہے۔ لیکن منت کی تکمیل محض باطنی یا علامتی عمل نہیں تھی—اس کے لیے عملی اقدام، نذریں، اور خدا کی مقدس گاہ کی شمولیت ضروری تھی۔

بہت سی منتوں میں شکرانے کی قربانیاں یا خوشی سے دی جانے والی نذریں شامل تھیں، یعنی منت کو اُسی جگہ خدا کی قربان گاہ پر پورا کرنا تھا جسے اُس نے اپنے لیے چُنا (استثنا ۵: ۱۲-۷؛ استثنا ۱۱: ۱۲)۔ قربان گاہ کے بغیر، کوئی بھی منت انجام تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔

نذیری منت: ہیکل پر منحصر ایک شریعت

نذیری منت اُس حکم کی سب سے واضح مثال ہے جس پر آج عمل مکمل طور پر ممکن نہیں، اگرچہ اس سے وابستہ بعض ظاہری باتوں کی نقل آج بھی کی جا سکتی ہے۔ گنتی ۶ میں نذیری منت کی تفصیل بیان ہوئی ہے، اور یہ باب ظاہری علامتوں اور اُن لازمی تقاضوں میں واضح فرق کرتا ہے جو اس منت کو خدا کے حضور درست اور قابل قبول بناتے ہیں۔

ظاہری علامتوں میں شامل ہے:

- مے اور انگور کی تمام چیزوں سے الگ رہنا (گنتی ۳: ۴-۶)
- سر پر استرا نہ پھیرنا اور بالوں کو بڑھنے دینا (گنتی ۵: ۶)
- مردہ کی نجاست سے بچنا (گنتی ۶: ۶-۷)

لیکن یہ رویہ خود نذیری منت نہ بناتے ہیں اور نہ اُسے مکمل کرتے ہیں۔ شریعت کے مطابق، منت صرف اُسی وقت مکمل ہوتی ہے—اور صرف اُسی وقت خدا کے حضور قابل قبول بنتی ہے—جب آدمی مقدس گاہ میں جا کر مقررہ نذریں پیش کرے:

- سوختنی قربانی
- گناہ کی قربانی
- سلامتی/رفاقت کی قربانی
- غلّہ اور پینے کی نذریں

یہ قربانیاں منت کے لازمی اختتام کے طور پر مقرر کی گئی تھیں (گنتی ۱۳: ۶-۲۰)۔ ان کے بغیر منت ادھوری اور غیر معتبر رہتی ہے۔ اگر کسی اتفاقی نجاست کا واقعہ ہو جاتا تو خدا نے اضافی قربانیوں کا بھی حکم دیا، یعنی ہیکل کے نظام کے بغیر نہ منت جاری رہ سکتی ہے اور نہ دوبارہ شروع ہو سکتی ہے (گنتی ۹: ۶-۱۲)۔

اسی لیے نذیری منت آج وجود نہیں رکھ سکتی۔ کوئی شخص بعض ظاہری اعمال کی نقل تو کر سکتا ہے، مگر وہ اُس منت میں داخل نہیں ہو سکتا، نہ اسے جاری رکھ سکتا ہے، نہ اسے مکمل کر سکتا ہے جسے خدا نے خود متعین کیا۔ قربان گاہ، کہانت، اور مقدس گاہ کے بغیر، نذیری منت نہیں—صرف انسانی نقل ہے۔

اسرائیل نے کیسے فرمانبرداری کی

وفادار اسرائیلی جو نذیری منت مانتے تھے، شریعت پر ابتدا سے انتہا تک عمل کرتے تھے۔ وہ منت کے دنوں میں اپنے آپ کو الگ رکھتے، نجاست سے بچتے، اور پھر خدا کی مقرر کردہ نذروں کے ساتھ مقدس گاہ میں جا کر منت کو مکمل کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اتفاقی نجاست بھی منت کو ”از سر نو“ کرنے کے لیے خاص نذروں کی متقاضی تھی (گنتی ۹: ۶-۱۲)۔

کسی اسرائیلی نے کبھی گاؤں کی عبادت گاہ میں، کسی نجی گھر میں، یا کسی علامتی رسم کے ذریعے نذیری منت مکمل نہیں کی۔ یہ اُسی مقدس گاہ میں ہونا تھا جسے خدا نے چُنا تھا۔

دیگر منتوں کے بارے میں بھی یہی حقیقت ہے۔ تکمیل کے لیے قربانیاں لازم تھیں، اور قربانیوں کے لیے ہیکل لازم تھا۔

آج ان منتوں پر عمل کیوں ممکن نہیں

نذیری منت—اور تورات کی ہر وہ منت جس میں نذریں شامل ہوں—آج مکمل نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا کی قربان گاہ اب موجود نہیں۔ ہیکل ختم ہے۔ کہانت خدمت انجام نہیں دے رہی۔ مقدس گاہ غائب ہے۔ اور ان کے بغیر، منت کا آخری اور بنیادی عمل انجام نہیں پا سکتا۔

تورات اجازت نہیں دیتی کہ نذیری منت کو بغیر نذروں کے ”روحانی طور پر“ ختم کر دیا جائے۔ یہ جدید اساتذہ کو یہ حق نہیں دیتی کہ وہ علامتی اختتام، متبادل رسومات، یا نجی تشریحات گھڑیں۔ خدا نے بتایا کہ منت کا اختتام کیسے ہونا ہے، اور پھر اُس نے خود فرمانبرداری کے وسائل ہٹا دیے۔

اسی لیے:

- آج کوئی شخص تورات کے مطابق نذیری منت نہیں مان سکتا۔
- نذروں والی کوئی منت آج پوری نہیں ہو سکتی۔
- ان منتوں کی کوئی بھی علامتی نقل فرمانبرداری نہیں۔

یہ قوانین ابدی ہیں، مگر فرمانبرداری اُس وقت تک ناممکن ہے جب تک خدا ہیکل بحال نہ کرے۔

یسوع نے اِن قوانین کو منسوخ نہیں کیا

یسوع نے کبھی منتوں کے قوانین کو منسوخ نہیں کیا۔ اُس نے لوگوں کو خبردار کیا کہ یہ احتیاطی سے قسمیں اور منتیں نہ مانیں کیونکہ وہ لازم ہو جاتی ہیں (متی ۵:۳۳-۳۷)، مگر اُس نے گنتی یا استثنا میں لکھی ہوئی کوئی شرط ختم نہیں کی۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو کبھی یہ نہیں کہا کہ نذیری منت پرانا حکم ہے یا اب منتوں کے لیے مقدس گاہ ضروری نہیں رہی۔

پولس کا سر منڈوانا (اعمال ۱۸:۱۸) اور یروشلم میں طہارت کے اخراجات میں شریک ہونا (اعمال ۲۱:۲۳-۲۴) اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یسوع نے منتوں کے قوانین کو کبھی منسوخ نہیں کیا، اور یہ کہ ہیکل کی تباہی سے پہلے اسرائیلی اپنی منتیں اُسی طرح پوری کرتے رہے جیسے تورات نے حکم دیا تھا۔ پولس نے کچھ بھی نجی طور پر یا عبادت گاہ میں مکمل نہیں کیا؛ وہ یروشلم گیا، ہیکل میں گیا، اور قربان گاہ تک گیا، کیونکہ شریعت ہی بتاتی ہے کہ منت کا اختتام کہاں ہونا ہے۔ تورات ہی نذیری منت کی تعریف کرتی ہے، اور تورات کے مطابق کوئی بھی منت خدا کی مقدس گاہ پر نذروں کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔

علامتی فرمانبرداری دراصل نافرمانی ہے

جیسا کہ قربانیوں، تہواروں، عشر، اور طہارت کے قوانین کے ساتھ ہے، ہیکل کے ہٹائے جانے نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم اِن قوانین کی تعظیم کریں—متبادل ایجاد کر کے نہیں، بلکہ یہ مان کر کہ جہاں فرمانبرداری ممکن نہیں وہاں فرمانبرداری کا دعویٰ نہ کریں۔

آج نذیری منت کی نقل اس طرح کرنا کہ آدمی بال بڑھائے، مے سے پرہیز کرے، یا جنازوں سے دور رہے—یہ فرمانبرداری نہیں۔ یہ ایک علامتی عمل ہے جو اُن احکام سے کٹا ہوا ہے جو خدا نے حقیقت میں دیے۔ مقدس گاہ پر نذروں کے بغیر، یہ منت ابتدا ہی سے غیر معتبر ہے۔

خدا علامتی فرمانبرداری قبول نہیں کرتا۔ جو عبادت گزار خدا سے ڈرتا ہے وہ ہیکل یا قربان گاہ کے لیے متبادل ایجاد نہیں کرتا۔ وہ شریعت کی تعظیم اس بات سے کرتا ہے کہ خدا نے جو حدیں خود قائم کی ہیں اُنہیں پہچانے۔

ہم اُس پر عمل کرتے ہیں جو ممکن ہے، اور اُس کی تعظیم کرتے ہیں جو ممکن نہیں

نذیری منت مقدس ہے۔ عمومی طور پر منتیں مقدس ہیں۔ ان میں سے کوئی قانون منسوخ نہیں ہوا، اور تورات میں کہیں یہ اشارہ نہیں کہ ایک دن یہ علامتی طریقوں یا محض اندرونی نیتوں سے بدل دیے جائیں گے۔

لیکن خدا نے ہیکل بٹا دیا ہے۔ لہذا:

- ہم نذیری منت مکمل نہیں کر سکتے۔
- ہم نذروں والی منتیں مکمل نہیں کر سکتے۔
- ہم ان قوانین کی تعظیم اس طرح کرتے ہیں کہ انہیں علامتی طور پر پورا کرنے کا دعویٰ نہیں کرتے۔

آج فرمانبرداری کا مطلب اُن احکام پر عمل کرنا ہے جن پر ابھی عمل ممکن ہے، اور باقی احکام کی تعظیم کرنا ہے جب تک خدا مقدس گاہ بحال نہ کرے۔ نذیری منت شریعت میں لکھی ہوئی ہے، مگر جب تک قربان گاہ دوبارہ قائم نہیں ہوتی، اس پر عمل ممکن نہیں۔